جولائی 2000

قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہیں (القرآن)

روزنامہ اوصاف اسلام آباد

ہمارے ذہن پر چھائے نہیں ہیں حرص کے سائے
جو ہم محسوس کرتے ہیں وہی تحریر کرتے ہیں

اتوار 16 جولائی 2000ء 13 ربیع الثانی 1421ھ

درسگاہ نبویؐ کا ایک طالب علم

ادارہ علوم اسلامی بھارہ کہو اسلام آباد کے منتظم مولانا فیض الرحمان عثمانی نے فون پر یہ خوش خبری سنائی کہ ان کے ادارہ کے دو طلبہ نے میٹرک کے امتحان میں اسلام آباد ثانوی تعلیمی بورڈ کے نتائج کے مطابق دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی ہے تو بے حد خوشی ہوئی مگر چونکہ دوسرے روز مجھے ایک دو ضروری اجلاسوں ۔۔۔ آباد جانا تھا اس لئے فون پر مبارک باد دینے کی بجائے اس مقصد کیلئے خود ادارہ علوم اسلامی میں حاضری کا وعدہ کر لیا۔ مولانا فیض الرحمان عثمانی کا تعلق ہزارہ کے علاقہ ۔۔۔ کرام سے ہے۔ ہمارے پرانے ساتھیوں میں ہیں مدرسہ انوار العلوم مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ میں پڑھتے رہے ہیں اور دینی و عصری علوم کو یکجا کرنے کی مہم کے پرانے ساتھی ہیں۔ انہوں نے پہلے اسلام آباد میں کرایہ پر بلڈنگ حاصل کر کے کام کا آغاز کیا اور پھر بھارہ کہو میں مین روڈ پر ایک وسیع قطعہ زمین حاصل کر کے تعمیرات کے ساتھ ساتھ تعلیمی کام کو بھی وہاں منتقل کر لیا۔ انہوں نے درس نظامی کے ساتھ سکول کے نصاب کو جمع کر کے جو نصاب ترتیب دیا اس کے بارے میں ابتدا میں میری رائے یہ تھی کہ یہ بہت بھاری بھرکم نصاب ہے اور متوسط درجہ کی ذہانت کے طلبہ بھی شاید دونوں نصابوں کو کامیابی کے ساتھ یکجا نہ پڑھ سکیں لیکن میں اس مشاہدہ کو جھٹلانے یا اس کی کوئی اور توجیہہ و تاویل کرنے کی کوئی گنجائش نہیں دیکھ رہا کہ مولانا فیض الرحمان عثمانی اور ان کے رفقاء کی ٹیم نے یہ سرسوں ہتھیلی پر جما کر دکھا دی ہے۔ سکول کے نصاب میں اس ادارہ کا معیار تو اسی خبر سے واضح ہے کہ اس کے دو طلبہ نے اس سال اسلام آباد بورڈ کے امتحانات میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی ہے اور درس نظامی کے نصاب میں ان کے معیار کا اندازہ حاضری پر ہوا۔ پہنچ گیا۔

اسلام آباد حاضر ہوا تو ابوبکر صدیق اسلامک سنٹر ساؤتھ آل لندن کے منتظم الحاج محمد حنیف خان سے بھی رابطہ ہو گیا جو اصلاً ۔۔۔ ہیں مگر آزاد کشمیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک عرصہ سے ساؤتھ آل لندن میں قیام پذیر ہیں اور اپنے بڑے بھائی حاجی محمد اشرف خان کے ساتھ ابوبکر اسلامک سنٹر کا نظام چلا رہے ہیں جو ہر سال لندن حاضری کے موقع پر میری قیام گاہ ہوتا ہے۔ حاجی محمد حنیف خان اسلام آباد میں مکان تعمیر کر رہے ہیں اور اس لئے آئے ہوئے تھے چنانچہ میں نے

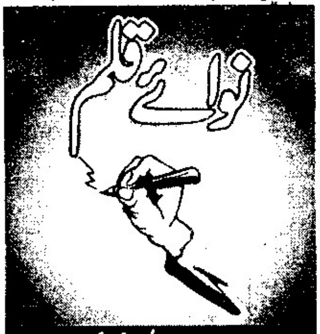

انہیں بھی ادارہ علوم اسلامی میں بلا لیا۔ ہم دونوں نے ادارہ کے مختلف شعبوں کا معائنہ کیا اور مولانا فیض الرحمان عثمانی اور ان کی ٹیم کے ساتھ مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر راقم الحروف نے مختلف کلاسوں میں جا کر طلبہ سے صرف، نحو، اصول فقہ اور میراث کے بارے میں سوالات کئے جن میں سے بعض سوال اس کلاس کی سطح سے بالا تھے مگر طلبہ نے پورے اعتماد اور حوصلہ کے ساتھ جوابات دیئے حتیٰ کہ ایک طالب علم سے میں نے تاریخ ادب عربی کی نصاب عربی کتاب کی عبارت پڑھوائی جو ہمارے ہاں خاصا مشکل مرحلہ ہوتا ہے مگر وہ طالب علم کوئی بڑی غلطی کئے بغیر فر فر عبارت پڑھ گیا جس سے اندازہ ہوا کہ ادارہ علوم اسلامی کا درس نظامی کی تعلیم کا معیار سکول کی تعلیم کے معیار سے بھی بحمد اللہ تعالیٰ بڑھ کر ہے جس پر مولانا فیض الرحمان عثمانی اور ان کے رفقاء کی ٹیم بجا طور پر مبارک باد کی مستحق ہے۔

ادارہ کے منتظمین نے ہمیں روزانہ تعلیم کے آغاز پر ہونے والی اسمبلی کا منظر بھی دکھایا اور اسمبلی کی روزمرہ کی کارروائی کے بعد راقم الحروف کو طلبہ سے خطاب کرنے کی دعوت دی جس کے جواب میں راقم الحروف نے طلبہ کو درسگاہ نبویؐ کے ایک ہونہار طالب علم کا واقعہ سنایا اور وہی واقعہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

حافظ ابن عبد البرؒ نے "الاستیعاب" میں نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے نبوت و وحی سے سرفراز ہونے کے چند دن بعد کا واقعہ ہے جبکہ ابھی صرف چار پانچ آدمی مسلمان ہوئے تھے۔ ایک روز جناب نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ مکہ مکرمہ سے باہر کسی پہاڑ پر جا رہے تھے کہ بکریوں کے ایک ریوڑ کے پاس سے گزر ہوا جسے ایک بچہ چرا رہا تھا۔ دونوں بزرگوں نے بچے سے فرمائش کی کہ وہ انہیں تھوڑا سا دودھ پلا دے۔ بچے نے جواب دیا کہ دودھ والی بکریاں تو ہیں مگر مالک کی طرف سے اجازت نہیں ہے اور میں امانت میں خیانت نہیں کر سکتا۔ اس زمانے میں ایسا ہوتا تھا کہ بعض مالک اپنے چرواہوں کو اجازت دے دیتے تھے کہ راستے میں کوئی مسافر یا ضرورت مند ملے تو وہ اسے دودھ پلا دیں مگر بعض مالک اس کی اجازت نہیں دیتے تھے جب کہ اس بچے نے صاف کہہ دیا۔

نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا کوئی ایسی بکری بھی ہے جس کا ابھی دودھ نہ اترا ہو؟ اس نے کہا کہ ایسی بکری موجود ہے فرمایا کہ وہ لے آؤ۔ وہ چرواہا ایک بکری لے آیا جناب نبی اکرم ﷺ نے اس بکری کے تھنوں پر ہاتھ رکھا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو اللہ تعالیٰ کے نام اور حضور ﷺ کے ہاتھوں کی برکت سے بکری کے تھنوں میں دودھ اتر آیا جو نبی اکرم ﷺ نے دوھا خود پیا اور حضرت ابوبکرؓ کو بھی پلایا اور اس کے بعد وہاں سے چل دیئے شام کو جب گھر پہنچے تو وہ بچہ دروازے پر تھا، پوچھا کیسے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ بکری کے تھن پر ہاتھ رکھ کر آپ نے جو کچھ پڑھا تھا اور اس سے خشک تھنوں میں دودھ اتر آیا تھا وہ سیکھنے آیا ہوں گویا وہ بچہ "منتر" سیکھنے آیا تھا لیکن استاد کے ساتھ ایسا چمٹا کہ پورے 23 سال اس کی خدمت میں گزار دیئے حتیٰ کہ اس کا نام پڑ گیا بچھونے والا، لوٹے والا، مسواک والا، جوتوں والا یعنی جناب نبی اکرم ﷺ کا بچھونا، لوٹا، مسواک اور جوتے اس کی تحویل میں ہوتے تھے اور وہ آپؐ کی خدمت میں اس قدر حاضر باش رہتا تھا کہ باہر سے آنے والے بعض صحابہ کرامؓ اسے نبی اکرم ﷺ کے خاندان کا فرد سمجھنے لگے تھے۔ یہ طالب علم جو گھر سے منتر سیکھنے آیا تھا امت کے فقہا کا سردار کہلایا اور اس کا نام حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہے اس واقعہ کے حوالے سے عزیز طلبہ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ طالب علم کے لئے جن امور کا ہونا ضروری ہے وہ یہ ہیں کہ وہ امانت دار ہو۔ (2) اس میں سیکھنے کا جذبہ اور شوق موجود ہو۔ (3) استاد سے استفادہ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دے اور (4) استاد کی خدمت کو اپنا شعار بنا لے یہ علم کا راستہ ہے اور اس راستہ پر چلنے والے طلبہ ہی دنیا میں ممتاز اور نمایاں مقام حاصل کیا کرتے ہیں۔

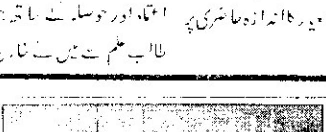

لاہور (نیوز ڈیسک) چیف ایگزیکٹو نے جن اسلامی دفعات کو پی سی او میں شامل کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔ آرٹیکل 2 میں کہا گیا ہے کہ اسلام پاکستان کا سرکاری مذہب ہوگا۔ آرٹیکل 2 اے کے مطابق قرارداد مقاصد آئین کا حصہ تصور ہوگی۔ آرٹیکل 31 اسلامی طرز زندگی کے بارے میں ہے۔ آرٹیکل 203 اے سے جے تک وفاقی شرعی عدالت کے قیام، اس کی تشکیل اور حدود و فرائض سے متعلق ہے۔ آرٹیکل 227 میں کہا گیا ہے کہ کوئی قانون اسلام کے منافی نہیں ہوگا اور تمام قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالا جائیگا۔ آرٹیکل 228 اسلامی نظریہ کونسل کی تشکیل کے بارے میں ہے۔ آرٹیکل 228 میں کہا گیا ہے کہ اگر صدر، صوبائی گورنر یا پارلیمنٹ یا صوبائی اسمبلی کے ارکان کی چالیس فیصد اکثریت چاہے تو کسی قانون کو اسلامی نظریہ کونسل کے سپرد کر سکتی ہے تاکہ اس کی ہدایت حاصل کی جا سکے کہ مجوزہ قانون اسلام کے منافی تو نہیں۔ آرٹیکل 230 اسلامی نظریہ کونسل کی حدود کے بارے میں ہے جبکہ آرٹیکل 231 کونسل کے قواعد و ضوابط کے بارے میں ہیں۔ آرٹیکل 260(3) اے میں مسلمان کی تعریف کی گئی ہے جبکہ اس آرٹیکل کے سیکشن بی میں غیر مسلموں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ اس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ، پارسی، قادیانی یا لاہوری گروپ جو خود کو احمدی کہلاتے ہیں، بہائی یا دوسرے غیر مسلم شامل ہیں۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور (13) 16 جولائی 2000ء